

ڈاڑھی کٹوانے والے شخص کی امامت کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص حافظ قرآن تقریباً عرصہ چھ سال سے قرب رمضان ڈاڑھی کٹوانا چھوڑ دیتا ہے۔ اور مسجد میں علماء و احباب کے سامنے بھرپور توبہ کا اظہار کرتا ہے۔ مگر رمضان کے بعد دوبارہ کٹوانے کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ اس سال پھر ایسے ہی توبہ کی اور عہد کیا کہ میں ڈاڑھی نہیں کٹاؤں گا۔ مجھے تراویح مسجد میں پڑھانے دی جائے جب کہ ڈاڑھی ابھی تک مٹھی بھر نہیں ہوئی۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا اور اسے انتظامیہ مسجد کا مصلیٰ پر کھڑا کرنا درست ہے یا نہیں؟

سائل: نمازیان جامع مسجد زکریا گلفشاں کالونی..... وحاجی محمد اقبال (خادم العلماء)، جامع مسجد دھوبی گھاٹ فیصل آباد

الجواب بعون الوہاب

☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں کٹاؤ۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۸۷۵)

☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (صحیح مسلم، ج ۱ ص ۱۲۹)

ایک عبرت آموز واقعہ:

حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شاہ ایران کے دو قاصد (پیغام پہنچانے والے) آئے ان دونوں کی ڈاڑھیاں مونڈی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں تو حضرت نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا تمہاری ہلاکت ہو تمہیں شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ ہمیں ہمارے رب یعنی کسریٰ (شاہ ایران) نے حکم دیا ہے۔ تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے میرے رب نے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔ روایت کے چند الفاظ یہ ہیں:

..... فکرو النظر اليهما وقال ويلكما من امر كما بهذا قال امرنا ربنا يعينان كسرى فقال رسول الله ﷺ ولكن ربي امرني باعفاء لحيتي و

قص شاربي. (البداية والنهاية، ج ۴، ص ۲۶۹، و حياة الصحابة، ج ۱، ص ۱۱۵)

عن عبيد الله بن عتبة قال جاء رجل من المجوس الى رسول الله ﷺ و حلق لحيته و اطال شاربه فقال له النبي ﷺ ما هذا؟ قال هذا في

ديننا، قال ﷺ في ديننا ان نجز الشارب و ان نغفي اللحية.

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۶، ص ۱۱۰، کتاب الادب، باب ما يؤمر به الرجل من اعفاء اللحية)

ڈاڑھی کی مقدار کے بارہ میں حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا عمل:

☆ حضرت نبی کریم ﷺ مٹھی بھر سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔ (شرح شرعة الاسلام از شیخ زادہ ص ۱۹۸، جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مٹھی سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔ (شعب الایمان للبيهقي، ج ۵، ص ۲۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مٹھی سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۵، ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۳۴۲)

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی مٹھی سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۷۵)

نیز حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قوم لوط میں ایسی دس عادتیں تھیں جن کی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے، ان میں سے

ایک بد عملی ڈاڑھی منڈانا بھی تھا۔ (تفسیر در منثور، ج ۵، ص ۶۴۴۔ و تفسیر روح المعانی وغیرہ)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو ڈاڑھی کو کبوتر کی دُم کی طرح بنائے گی یعنی چھوٹی کرے گی۔

(اتحاف للزبيدي، ج ۲، ص ۴۲۶)

بعض احناف کے ہاں مٹھی بھر سے زائد ڈاڑھی کا ٹنا واجب ہے اور ترک واجب موجب گناہ ہے، اور اکثر کے ہاں سنت مؤکدہ ہے۔

وفی فتح الملہم: صرح فی النہایۃ بوجوب قطع ما زاد علی القبضۃ و مقتضاه الاثم بترکہ. (ج ۱، ص ۴۲۱)

وفی العالمگیریہ: لا باس ان یقبض علی لحيته فان زاد علی قبضۃ منها شیء جزہ و القص سنة فیہا وهو ان یقبض الرجل لحيته فان

زاد منها علی قبضۃ قطعہ. (تحت کتاب الکراہیۃ فی الباب التاسع عشر، ج ۵، ص ۳۵۸۔ کتاب الآثار، ص ۲۰۳، باب حف الشعر من الوجه)

حاصل یہ ہے کہ عامہ کتب اس پر شاہد ہیں کہ قدرِ مسنون قدر واجب ڈاڑھی میں مقدار ایک مشمت ہے، جب ایک مشمت سے زائد ہو جائے تو کتر والے۔

(معارف الابرار: ۲۱۴) لہذا جو لوگ مٹھی سے زائد کاٹنے کو منع کرتے ہیں ان کی رائے شرعاً درست نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو مٹھی بھر سے زائد ڈاڑھی کاٹنے کا حکم:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ڈاڑھی اچھی لمبی ہو گئی تھی (یعنی مٹھی بھر سے زائد تھی)، تو آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ایک مٹھی سے جو

نیچے ہے کاٹ دے، پھر آپ نے فرمایا: ”اس طرح کیوں چھوڑ دیتے ہو کہ درندہ کی طرح ہو جاؤ؟“ (عمدۃ القاری شرح بخاری، ج ۲۲، ص ۴۷)

تنبیہ: آج کل کچھ حنفی علماء و مشائخ میں مٹھی بھر سے زائد ڈاڑھی رکھنے کا رواج ہو رہا ہے جو کہ حنفی مذہب اور جمہور اہل سنت کی رائے کے خلاف ہے، ان حضرات کا

یہ فعل خلاف سنت اور گمراہ لوگوں سے مشابہت کی وجہ سے شرعاً ناپسندیدہ ہے، اس لیے اس سے احتراز ضروری ہے۔

مذکورہ روایات سے واضح ہوا کہ ڈاڑھی بڑھانا اور موچھیں کٹوانا حکم رسول ﷺ ہے اور مکمل ڈاڑھی کٹوانا اور موچھیں نہ کٹوانا مجوسیوں (آگ کے پجاریوں) کا عمل

ہے اور ڈاڑھی بڑھانے کی حد مٹھی بھر ڈاڑھی رکھنا ہے اور اس سے زائد کو کٹوانا حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے اور محققین

اہلسنت لکھتے ہیں: مکمل ڈاڑھی منڈانا ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل ہے اور کچھ رکھ لینا یعنی مٹھی سے کم فیشنی انداز اختیار کرنا یہ مغربی غیر مسلم اور یہودیوں کا

طریقہ ہے چنانچہ قرآن و سنت کی روشنی میں تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ ہر مسلمان آدمی کے لئے مٹھی بھر ڈاڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اس سے کم ڈاڑھی رکھنے والا شخص

فاسق مُعلن (اعلانیہ مجرم) ہے اس کے پیچھے نماز فرض ہو یا تراویح مکروہ تحریمی ہے نیز فاسق واجب الابانت ہے جب کہ امامت میں اس کی تعظیم ہے اس لیے اس کا امام بنانا

شرعاً ناجائز ہے۔

وفی الدر: واما الاخذ منها وهی دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبيحه احدواخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس

الاعاجم. (کتاب لصوم ج ۲ ص ۱۵۵ مصری۔ ایضاً فی فتح القدیر، تحت باب الصوم۔ وفی فیض الباری، ج ۴، ص ۳۸۰، باب اعفاء اللحی۔ وفی

فتح الملہم، ج ۱، ص ۴۲۱)

وفی الشامیۃ تحت باب الامامة: واما الفاسق فقد عللوا کراهۃ تقدیمہ بانہ لا یهتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامة تعظیمہ وقد وجب

علیہم اہانتہ شرعاً. (جلد ۱، ص ۵۳۲، مصری)

لہذا سوال میں جس عادی مجرم کا ذکر ہے اسے اپنے آپ کو منصب امامت کے لئے پیش کرنا یا انتظامیہ مسجد کا اس کو امام بنانا شرعاً ناجائز نہیں ہے۔ جب تک اس کی

ڈاڑھی مٹھی بھر نہ ہو جائے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۳ ص ۲۶۲ باب الامامت)

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس صاحب ترمذی دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر ملاحظہ ہو:

”ایک مشمت سے ڈاڑھی کم کرنا بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کو انتظامیہ کا اپنے اختیار سے امام بنانا ناجائز نہیں۔

لیکن اگر اس کو امام بنادیا گیا تو..... تراویح میں اس کی اقتداء کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اس لئے تراویح اس کے پیچھے ادا نہ کریں۔

قال فی الشامیۃ: واما الفاسق فقد عللوا کراهۃ تقدیمہ بانہ لا یهتم لامر دینہ (باب الامامة)

لہذا ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ سچی توبہ کر لے اور سچی توبہ کی (ظاہری طور پر) یہی علامت ہے کہ ڈاڑھی ایک مشت ہو جائے جب تک ڈاڑھی ایک مشت نہ ہوگی وہ مظنہ تہمت (بدگمانی کا محل) ہی رہے گا۔ ادھر جن لوگوں کو توبہ کا علم نہیں ان کو مغالطہ ہوگا وہ یہی سمجھیں گے کہ ڈاڑھی کٹوانے کے باوجود بھی بغیر توبہ کئے یہ شخص [نماز] پڑھا رہا ہے۔..... اگرچہ شخص مذکور نے ڈاڑھی منڈوانا چھوڑ دیا ہے اور توبہ کر لی ہے..... مگر چونکہ ڈاڑھی ابھی تک مٹھی بھر نہیں ہوئی اس لئے احتمال ہے کہ یہ توبہ صرف تراویح کے لیے ہو نیز اگر یہ احتمال نہ بھی ہو تب بھی عوام کو مغالطہ ہوگا کہ فاسق نماز پڑھا رہا ہے۔..... ایسے شخص کو فرائض اور بطور خاص تراویح میں امام نہ بنایا جائے۔..... فقط واللہ اعلم

تصدیق

الجواب بهذا التفصيل صحيح

سید عبدالشکور الترمذی عفی عنہ

رئیس جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا (از: امداد السائل مخطوطہ)

فقط واللہ الحق وهو يهدى الى الحق

حررہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

احقر سید عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

نوٹ: اصل فتویٰ پر تصدیقات کے بعد ڈاڑھی کے متعلق عامۃ الناس کے لیے کچھ مفید اضافات شامل کیے گئے ہیں۔ نیز ذیل میں تصدیقات کی عبارات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے، اصل محفوظ ہیں۔

تصدیقات و تائیدات مفتیانِ عظام پاکستان

<p>(۲) دارالعلوم فیصل آباد</p> <p>صورتِ مسئلہ میں امامت کے جواز کیلئے توبہ کے ساتھ ڈاڑھی ایک مشت ہونے کو ضروری قرار دینا درست ہے ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ محمد صدیق</p>	<p>(۱) جامعہ اسلامیہ امدادیہ (فیصل آباد)</p> <p>الجواب صحیح محمد طیب</p>
<p>(۴) جامعہ عبیدیہ (فیصل آباد)</p> <p>ڈاڑھی مکمل ہونے تک امام بنانا جائز ہے جب مکمل ہو جائے تو امام بن سکتا ہے۔ محمد قاسم عفی عنہ</p>	<p>(۳) جامعہ مدینۃ العلم (فیصل آباد)</p> <p>ڈاڑھی کٹوا کر ایک مشت سے کم رکھنے والے حافظ قرآن کو تراویح کا امام بنانے کے بارے میں مجیب کا جواب صحیح ہے۔ محمد ندیم عفا اللہ عنہ</p>
<p>(۶) جامعہ قاسمیہ (فیصل آباد)</p> <p>۱۔ مذکورہ سوال کے جواب سے اتفاق ہے اور جواب صحیح ہے۔ فقط والسلام ظفر احمد بقلم خود</p> <p>۲۔ چونکہ بار بار تجربہ سے اس کا بعد از رمضان ڈاڑھی کٹنا ثابت ہے اس لیے شخص مذکور کے پیچھے نماز تراویح درست نہیں۔ فقط سلیم نواز عفی عنہ</p>	<p>(۵) جامعہ فاروقِ اعظم (فیصل آباد)</p> <p>الجواب صحیح نذیر احمد</p>

<p>(۸) جامعہ عربیہ اشرف المدارس (فیصل آباد)</p> <p>الجواب صحیح و المجیب مصیب</p> <p>العبد مولوی عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ</p>	<p>(۷) جامعۃ الحسنین (فیصل آباد)</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>احمد علی</p>
<p>(۱۰) جامعہ اسلامیہ عربیہ (فیصل آباد)</p> <p>۱۔ بندہ مذکورہ فتویٰ سے متفق ہے۔ محمد انور</p> <p>۲۔ بندہ مذکورہ تحریر سے متفق ہے۔ عبد الرحمن</p>	<p>(۹) جامعہ تعلیم الاسلام (فیصل آباد)</p> <p>اخی المکرم حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی ابن مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب دامت برکاتہم کا مذکورہ بالا فتاویٰ صحیح ہیں یہ عاجز بندہ تصدیق و تصویب کرتا ہے۔ محمد اسماعیل شاہد تونسوی</p>
<p>(۱۲) دارالافتاء و التحقیق (لاہور)</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>(ڈاکٹر مفتی) عبدالواحد غفرلہ</p>	<p>(۱۱) جامعہ عثمانیہ (فیصل آباد)</p> <p>المجیب مصیب</p> <p>مظفر اقبال</p>
<p>(۱۴) جامعہ خیر المدارس (ملتان)</p> <p>صورت مسئلہ میں مذکورہ شخص کو مصلیٰ پر کھڑا کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کی ڈاڑھی ایک قبضہ (چار انگل) نہیں ہو جاتی، اگرچہ لاکھ بار توبہ کرے کیونکہ یہ شخص فاسق ہے۔.....</p> <p>بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ</p>	<p>(۱۳) جامعہ اشرفیہ (لاہور)</p> <p>ڈاڑھی کٹوا کر ایک مشت سے کم کرنے والے شخص کی امامت تراویح کے بارے میں جناب مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب کا تحریر کیا ہوا مذکورہ فتویٰ بالکل درست ہے ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ ضیا الدین محمد زکریا</p>
<p>(۱۶) جامعہ فاروقیہ (کراچی)</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>عامر منیر عفی عنہ سمیع اللہ</p>	<p>(۱۵) جامعہ دارالعلوم کراچی</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>محمد عبدالمنان عفی عنہ</p>
<p>(۱۸) جامعۃ الرشید (کراچی)</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>(مفتی) محمد عفا اللہ عنہ</p>	<p>(۱۷) جامعۃ العلوم الاسلامیہ (بنوری ٹاؤن کراچی)</p> <p>الجواب صحیح</p> <p>عزیز محمود دین پوری محمد شفیق عارف ابوبکر سعید الرحمن شعیب عظیم</p>
<p>(۲۰) جامعہ فریدیہ اسلام آباد</p> <p>جواب میں بیان کیا گیا حکم درست ہے۔</p> <p>عبد النور عفا اللہ عنہ</p>	<p>(۱۹) دارالعلوم کبیر والا (خانیوال)</p> <p>الجواب و منه الصدق و الصواب امامت کی شرائط میں ایک شرط متقی پر ہیزار ہونا ہے جبکہ ڈاڑھی منڈا خصوصاً بار بار وعدہ کر کے خلاف ورزی کرنے والا فاسق مجاہر ہے۔ ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ جب تک حقیقی صلاح کے آثار واضح نہ ہوں اس وقت تک منصب امامت کے لائق نہ ہوگا۔ حامد حسن</p>